پروفیسر محمد حمزہ نعیم

''بدعہدی کر کے نبی ﷺ کا دل نہ دکھائیں''

الحذر اے دوستاں! سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

مرزا قتیل دہلوی مشہور شاعر گزرا ہے۔ خلافِ سنتِ نبوی ایک عمل پر کسی نے اس سے کہا: ''بلے دل رسول اللہ می خراشی'' ارے تو رسول اللہ کے دل کو دکھ پہنچا رہا ہے۔ مرزا قتیل کو انتباہ ہوا فوراً تائب ہوا اور اللہ کی رحمتوں سے مرحوم و مغفور ہوا۔ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سید الرسل ہیں اب قیامت تک ان کا دین، اور انھی کا حکم چلے گا۔ ان کی فرمانبردار پر اللہ کی رحمتیں برکتیں ہر طرف اڑتی نظر آئیں گی اور ان کی نافرمانی پر ہمہ وقت اللہ کی ناراضی اور غصہ کا زبردست خطرہ ہوگا۔ پوری دنیا کے سیکڑوں ملکوں میں صرف پاکستان ایسا ہے جس کی پیدائش سے پہلے ہم نے اللہ سے وعدے وعید کیے، نعرے لگائے کہ یہاں نظامِ اسلام نافذ کریں گے'' لا الٰہ الا اللّٰہ کا عقیدہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور قانون ہوگا۔ زائد از ارسٹھ سال ہو چکے ہیں۔ عوام اور حکمران دونوں اپنے عہد سے گریز پا ہیں۔ حکمران براہِ راست اور عوام انھیں ووٹ دے اپنے حکمران بنانے کی وجہ سے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرج ہیں۔ اہل کفر ہر طرح کی عیاشی، مال و دولت اور قوت وطاقت میں زیادہ ہوں اور انھیں کوئی سزا نہ ملے، اللہ تعالیٰ نے انھیں یہاں نہیں پوچھنا، انھوں نے کلمہ لَا الٰہ الا اللّٰہ مُحَمَّد رُسُولُ اللّٰہ نہیں پڑھا، اب ان سے حساب مرنے کے بعد حشر کے دن ہوگا۔ مگر اہل پاکستان نے کلمہ پڑھا ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہر طرح کا رہبر و رہنما مانا ہے اور یہ کہا ہے کہ ''اسلام'' کامل واکمل دین ہے۔ تو پھر عملاً اس کے خلاف کرنے پر دنیا میں بھی ان سے حساب ہوگا، جواب طلبی ہوگی، سزا ملے گی اور پوری سزا تو مرنے کے بعد ملے گی۔ جو لوگ پاکستانی نہیں ہیں وہ پاکستانی قانون وآئین کو نہ مانیں، زبانی وعملی اس کے خلاف کریں ان سے جواب طلبی کا کسی کو حق نہیں، نہ ان کو سزا دی جاسکتی ہے کیونکہ وہ پاکستانی نہیں۔ انھوں نے پاکستانی آئین وقانون پر عمل کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ مگر وہ لوگ جو پاکستانی ہیں، وہ پاکستانی آئین اور قانون کا سرعام انکار کریں، مذاق اڑائیں، اس کے خلاف عمل کریں، ان سے جواب طلبی ہوگی، ان کو سزا ہوگی، انھیں باغی اور غدار کہہ کر ہر بڑی سزا کا مستحق قرار دیا جائے گا۔ ہم اہل پاکستان کو اللہ بار بار توبہ اور رجوع کے مواقع دے رہا ہے۔ توبہ نہ کی تو اللہ ہمارے ساتھ کیا کریں گے؟ اب ایک خبر پڑھیے:

اسلام آباد: پورا ملک زلزلے کی فالٹ لائن پر آ گیا، مارگلہ اسلام آباد میں آرمی ہیڈ کوارٹرز اور کراچی کو سب سے زیادہ خطرہ ہے۔ (نجی TV بحوالہ قومی نیوز مورخہ 17 فروری 2016ء بوقت 12:41 بعد دوپہر) آپ نے خبر پڑھ لی ہم تمام عوام اور اہل اقتدار پر توبہ لازم، از حد لازم ہے۔ ایک دوسرے پر ظلم اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنا بند کریں۔ خالص اسلامی نظامِ اس کے جملہ سلامتی وامن والے قوانین نافذ کریں اور بانیانِ پاکستان اور اپنے اسلام کے عہد کو پورا کریں۔ اب ہم ارباب

بست وکشاد اور تمام اہل سیاست وحکومت کی خدمت میں اس غرض سے کہ وہ اپنے اپنے حصے کی ذمہ داری نبھائیں اور اس کی فکر کریں۔ بانی پاکستان محمد علی جناح مرحوم کا ایک قول نقل کرنا چاہیں گے کہ ان کے فرمودات کی روشنی میں نشانِ منزل واضح ہو کر سامنے آجائے جس سے مسلسل گریز کیا جارہا ہے۔ بانی پاکستان نے پاکستان میں کیا چاہا تھا؟ اگر وہ زندہ رہتے تو کیا کرتے؟

''میں لندن میں امیرانہ زندگی بسر کررہا تھا۔ اب میں اسے چھوڑ کر انڈیا اس لیے آیا ہوں کہ یہاں ''لا الٰہ الا اللّٰہ کی مملکت کے قیام کے لیے کوشش کروں، مسلمانوں کے لیے ایک اسلامی سلطنت وجود میں آئے اور اس میں اسلامی قوانین کا بول بالا ہو کیونکہ انسانیت کی نجات اسلامی نظام ہی میں ہے۔ صرف اسلام کے علمی، عملی اور قانونی دائروں میں آپ کو عدل، مساوات، اخوت، محبت، سکون اور امن دستیاب ہوسکتا ہے۔ برطانیہ، امریکہ اور یورپ کے سارے بڑے بڑے سیاستدان مساوات کا راگ الاپتے ہیں، روس کا نعرہ بھی مساوات اور ہر مزدور اور کاشتکار کے لیے روٹی کپڑا اور مکان مہیا کرنا ہے مگر یورپ کے بڑے بڑے سیاستدان عیش وعشرت کی جو زندگی بسر کرتے ہیں وہ وہاں کے غریبوں کو نصیب نہیں محمد علی جناح کا لباس اتنا قیمتی نہیں جتنا لباس یورپ کے بڑے بڑے لوگ اور روس کے لیڈر زیب تن کرتے ہیں، نہ محمد علی جناح کی خوراک اتنی اعلیٰ ہے جتنی سوشلسٹ اور کمیونسٹ لیڈروں اور یورپ کے سرمایہ داروں کی ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے سارا اختیار ہوتے ہوئے غریبانہ زندگی بسر کی لیکن رعایا کو خوش اور خوشحالی رکھا۔ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ انڈین کانگریس حکومت بنانے کی صورت میں برطانوی ٹھگوں کو تو یہاں سے نکال دے گی پھر خود ٹھگ بن جائے گی۔ یہ لوگ صرف مسلمانوں کی آزادی ختم نہیں کریں گے بلکہ اپنے لوگوں (اچھوتوں) کی آزادی بھی ختم کردیں گے۔ اس لیے ہم سب کو پاکستان کے قیام کے لیے بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ ذرا خیال فرمائیے کہ اگر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پر مبنی حکومت قائم ہوجائے تو افغانستان، ایران، ترکی، اردن، بحرین، کویت، حجاز، عراق، فلسطین، شام، تیونس، مراکش، الجزائر اور مصر کے ساتھ مل کر یہ کتنا عظیم الشان اسلامی بلاک بن سکتا ہے۔ اقبال کی طرح میرا بھی یہ عقیدہ ہے کہ کوئی سوشلسٹ یا کمیونسٹ مسلمان نہیں ہوسکتا خواہ وہ پیر مولانا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ سوشلزم اور کمیونزم کے سارے بانی یہودی تھے۔ آپ کو سمجھ لینا ہے کہ سوشلزم اور کمیونزم مسلمانوں کے لیے ایسا زہر ہے جس کا تریاق نہیں۔ آپ کبھی نہ بھولیں کہ یہودی، انگریز، سوشلسٹ، کمیونسٹ اور ہندو سب مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد یہ پاکستان کو مٹانے کی کوشش کریں گے۔ آپ کو اس وقت بھی ہوشیار رہنا ہوگا۔

[روزنامہ ''ندائے ملت'' لاہور، 15 اپریل 1970ء]

آخر میں ہم تمام اہل حکومت سیاست اور ارباب بست وکشاد سے دست بستہ عرض کریں گے کہ پاکستان کو سیکولر یا لبرل وغیرہ بنانے کی کوشش مت فرمائیں۔ جس مقصد کے لیے یہ خطہ حاصل کیا گیا تھا اس مقصد کو بروئے کار لائیں اور یاد رکھیں یہ وطن، یہ ملک میرے اللہ اور میرے نبی کی امانت ہے۔ امانت میں خیانت نہ کرو گے تو آسمانی برکتیں نصیب ہوں گی اور بصورت دیگر یہ وطن عزیز امریکہ اسرئیل اور انڈیا کے نرغے میں ہے۔ صرف اللہ کی طرف رجوع کا وقت ہے۔ وہی سب سپریم طاقتوں سے سپریم تر طاقت ہے۔ وہ راضی ہوگیا تو پھر پوری دنیا کی تمام کفریہ طاقتیں وطن عزیز کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔